الحاج ابراہیم یوسف باوا صاحب (برطانیہ)

اللہ و رسولؐ کی محبّت و اطاعت

میرا دعویٰ اور چیلنج ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے محبّت اور اطاعت کر ہی نہیں سکتا جب تک رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے والہانہ محبّت نہ ہو اور آپ کی کامل اطاعت نہ کرے اور آپ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی محبّت و اطاعت مشکل بلکہ ناممکن ہے جب تک اس کے لیے تن من دھن کی بازی اور ہر طرح کی قربانی نہ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والے دعویداروں کو کلام اللہ شریف میں خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(سورۃ آل عمران: ۳۱)

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

ف:۔ اس آیت شریفہ میں چند باتیں قابلِ غور ہیں:۔

(۱) خود اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو فرما رہا ہے کہ آپ ہماری طرف سے لوگوں کو فرما دیں یعنی اے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ ہماری طرف سے لوگوں کو یہ پیغام سُنا دیں۔ (اس سے بات کی اہمیت کا خوب پتہ چلتا ہے)

(۲) اگر تم صحیح معنوں میں دل کی گہرائی اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے کا دعویٰ کرتے ہو تو اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ تم لوگ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی کامل طور پر اتباع و اطاعت کرو گے اور جب تم اس دعویٰ میں سچے پائے گئے اور اپنے قول کو عمل سے ثابت کرنے لگو تو پھر.........

(۳) اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں تم سے محبّت کرنے لگوں گا۔ یہ کسی بندہ یا ایرے غیرے کی بات نہیں ہے کہ زبان کچھ کہے اور دل کچھ کہے، ہمارا فیصلہ اٹل اور بالکل سچّی پکّی بات ہے کہ تمہارے اتباع و اطاعتِ رسولؐ

پر میں خود تم سے محبت کرنے لگوں گا اور جب اللہ تعالیٰ ہی کسی سے محبت کرنے لگیں تو یہ خوشخبری سن لو کہ...

(۴) تمہارے "سب" گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ (جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہاں صغیرہ گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے، گناہ کبیرہ کے لیے توبہ شرط ہے اور یہ کہ حقوق العباد کا ادا کرنا لازم ہے لیکن کیا عجب ہے کہ پروردگار اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں گناہ کبیرہ بھی معاف فرما دے اور مظلوم کو نعمتیں دے کر اس کو راضی کر دے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نہ توبہ و استغفار کرے اور نہ حق والوں کا حق ادا کرنے کی سعی کرے، یہ چوری اور سینہ زوری کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیئے۔ اللہ پاک نے محض اپنے فضل و کرم سے مزدلفہ کی صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کیلئے کی گئی دعائے مغفرت قبول فرما کر امت کی مغفرت فرما دی حضرت حکیم الامۃ مولانا تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ :۔

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد علی الاطلاق بلا سزا معاف ہو جاویں گے اور نہ یہ مطلب ہے کہ خاص حج کرنے سے بغیر سزا معاف ہو جاویں گے بلکہ قبل اس دعا کے قبول ہونے کے دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ حقوق العباد کی سزا میں جہنم میں ہمیشہ رہنا پڑے، دوسرا یہ کہ گو جہنم میں ہمیشہ رہنا نہ ہو لیکن سزا ضرور ہو۔ اب اس دعا کے قبول ہونے کے بعد دو وعدے ہو گئے (۱) یہ کہ سزا کے بعد کبھی نہ کبھی ضرور نجات ہو جاوے گی (۲) یہ کہ بعض بدوں سزا بھی اس طور پر نجات ہو جاوے گی کہ مظلوم کو نعمتیں دے کر اس سے راضی نامہ دلوایا جاوے گا۔"

(حیوٰۃ المسلمین ص ۱۲۳)

(۵) (ہاں سن لو!) اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا اور بڑے عنایت فرمانے والا ہے۔

محبت کی تشریح

محبت بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک مخفی چیز ہے۔ بخار کی حرارت معلوم کرنے کی ڈگری مل جائے گی، دودھ میں پانی کی مقدار جاننے کی ڈگری حاصل ہو سکتی ہے لیکن محبت معلوم کرنے کے لیے نہ کوئی ڈگری ہے نہ کوئی اور آلہ، محبت دل کی گہرائی کی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس آیت شریفہ میں محبت کے دعویداروں سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تمہارے دل میں اخلاص ہے اور حقیقتاً تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو پھر اس کی پہچان اور علامت یہ ہونی چاہیئے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع اور اطاعت کرو اور پھر جب تم اس کسوٹی اور امتحان میں کامیاب ہو نکلے تو پھر تمہارے لیے خوشخبری دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تم سے محبت کرنے لگیں گے اور پھر گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک واقعہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ :-

"حضرت عطارؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک بازار میں گیا، وہاں ایک باندی فروخت ہو رہی تھی، جو دیوانی بتائی جا رہی تھی، میں نے سات دینار میں وہ خرید لی اور اپنے گھر لے آیا، جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو میں نے دیکھا کہ وہ اٹھی، وضو کیا اور نماز شروع کر دی اور نماز میں اس کی یہ حالت تھی کہ روتے روتے اس کا دم نکلا جاتا تھا، نماز کے بعد اُس نے مناجات شروع کی اور کہنے لگی اے میرے معبود آپ کو مجھ سے محبت رکھنے کی قسم! مجھ پر رحم فرما، میں نے (یہ سن کر) اس سے کہا کہ اس طرح نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ مجھے تجھ سے محبت رکھنے کی قسم! یہ سن کر اس کو غصہ آگیا اور کہنے لگی قسم ہے اُس ذات (اللہ) کی کہ اگر اس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تجھے میٹھی نیند نہ سلاتا اور مجھے یوں کھڑا نہ رکھتا، پھر اوندھے منہ گر گئی اور چند اشعار پڑھ کر بلند آواز سے یہ دعا کی: یا اللہ! میرا اور آپ کا معاملہ اب تک پوشیدہ تھا اب مخلوق کو خبر ہو چلی اب مجھے اٹھا لیجئے، یہ کہہ کر زور سے ایک چیخ ماری اور مر گئی۔" (فضائل نماز ص۶۱، اس مبارک کتاب میں اور بھی کئی ایسے واقعات درج ہیں)

؎ تُو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کُھلے

ایک جگہ ارشادِ ربانی ہے :-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ ۷۱)	اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریگا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔

ف :- انسان کی سب سے "بڑی" کامیابی یہ ہے کہ ایمانی زندگی اور موت نصیب ہو، دین و دنیا کی تمام فلاح و بہبودی حاصل ہو اور مرنے کے بعد ہر منزل میں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل ہو، اللہ تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی عطا ہو اور بروزِ قیامت نجات ہو اور اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے جنت عنایت فرمادے، اور ان تمام نعمتوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسول کی اطاعت کرے۔

دوسری آیت شریفہ میں ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ ۳۳)	مومنو! خدا کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو۔